قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ یَخْتِلُوْنَ الدُّنْیَا بِالدِّیْنِ الخ.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں بہت سے آدمی پیدا ہونگے جو طلائیں گے دنیا کو دینیں

[illegible]

[illegible]

[illegible] مسجد وزیرخان لاہور

مؤلفہ

علامہ حکیم ابوالحسنات سید محمد احمد قادری

خطیب مسجد وزیرخان لاہور

تعداد ۵۰۰۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامد۔ میں بہت دنوں سے مرزا غلام احمد قادیانی کا چرچا سن رہا ہوں۔ یہ کون بزرگوار ہیں ؟۔

سعید۔ مرزاجی حقیقتاً ایک تعلیم یافتہ آدمی تھے ۔ اور حوصلہ بہت بڑھا ہوا تھا۔ انہوں نے اول دنیاوی ترقی میں بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے مگر ترقی خاطرخواہ نہ ہوسکی۔ آخر مسیلمہ کذاب ، اسود عنسی وغیرہ متنبیوں کے حالات سے ایک سبق حاصل کر کے اول اول ایک ڈھانچہ مجددیت و مہدیت کا بنایا اور جب یہ چلتا ہوا نظر آیا۔ تو پھر مسیح موعود بن بیٹھے۔

حامد۔ یہ تحریک کب سے انہوں نے شروع کی ہے۔

سعید۔ ان کی تحریک کو تقریباً چالیس سال کے قریب ہو گئے ہیں اس لئے کہ مرزا صاحب قادیان میں ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے تھے۔ اور آپ نے متعدد اساتذہ سے علم حاصل کر کے ۱۸۸۰ء سے ۱۸۸۴ء تک براہین احمدیہ نامی کتاب مرتب کی ۔ اور پھر مسیح موعود، مہدی مسعود، محدث، امام الزمان، ملہم مامور، نبی رسول کرشن اوتار وغیرہ۔ متعدد دعاوی قوم کے آگے پیش کئے۔

حامد۔ یہ عجیب مراق ہے۔ مگر خیر کچھ بھی یار نے کام تو اپنا بنا ہی لیا لیکن میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ یہ جو لاہوری پارٹی اور قادیانی پارٹی مشہور ہے اس کی کیا حقیقت ہے۔

سعید۔ اصل میں لاہوری و قادیانی پارٹی دونوں جماعتیں ایک ہیں اس لئے کہ

مرزا مذکور کی متبع ہیں۔ بلکہ جب تک مرزاجی زندہ تھے۔ دونوں جماعتوں کا ایک ہی عقیدہ تھا۔ ان کے مرنے کے بعد حکیم نورالدین خلیفہ ہوئے جب وہ مر گئے۔ تو اپریل ۱۹۱۴ء میں ایک جماعت قادیانی مرزا صاحب کی گدی پر قابض ہو گئی دوسرے حقدار خواجہ کمال الدین اور محمد علی ایم۔ اے حال امیر جماعت لاہوری باوجود دیرینہ خادم ہونے کے اُس گدی سے محروم رہ گئے۔ انہوں نے اس رنج میں اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنالی۔ اب یہ لاہوری مرزائی کہلانے لگے۔ اور وہ قادیانی مرزائی مشہور ہیں۔ مگر عقاید میں دونوں جماعتیں ایک ہیں مرزاجی کی تعلیم کو دونوں سچا مانتے ہیں۔ اُن کے الہامات و دعاوی کو سچ سمجھتے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ قادیانی جماعت نے تو جرأت کر کے اعلان کر دیا۔ کہ جو مرزاجی کو مسیح موعود صاحب وحی نہ مانے وہ کافر ہے اور لاہوری لوگوں نے ذرا بزدلی سے کام لیا اور یہ سوچا کہ ایسے عقیدہ کے ظاہر کر دینے کے بعد ہمارے جال میں ہر مسلمان ذرا مشکل سے آئیگا۔ روپیہ کی ضرورت ہے اور وہ جب تک عام مسلمانوں سے تعلق نہ ہو وصول ہونا مشکل ہے۔ چنانچہ منافقت کہو یا پالیسی اس کا لحاظ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ہم مرزاجی کو نبی و رسول نہیں مانتے۔ بلکہ مسیح موعود۔ امام مہدی۔ ملہم۔ محدث اور مجدد مانتے ہیں اور ان کے نہ ماننے والوں کو کافر نہیں کہتے۔

حامد۔ اس اعتبار سے لاہوری مرزائی اچھے ہیں۔ ان سے تعلق رکھنا بُرا نہیں اس واسطے کہ مرزا صاحب کو محض مجدد وغیرہ مانتے ہیں۔ کیا غلطی کرتے ہیں۔ ممکن ہے وہ مجدد وغیرہ ہوں۔

سعید۔ بھائی جان! یہ محض مکاری ہے ورنہ ان کا طریق عمل بتا رہا ہے کہ وہ درحقیقت مرزا کو نبی و رسول ہی مانتے ہیں۔ اور نہ ماننے والے کو مسلمان نہیں جانتے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو لاہوری جماعت کا امیر محمد علی کبھی تو شاہی مسجد میں وہاں کے امام کے پیچھے نماز پڑھتا۔ یہ ایک ایسی کھلی بات ہے جس سے ہر کس و ناکس انکی گمراہی کا موازنہ کر سکتا ہے۔

حامد۔ بھائی صاحب یہ آپ کی سخت گیری ہے میں اسے پسندیدہ نظر سے نہیں دیکھتا۔ یہ کیا بات ہوئی کہ اگر وہ شاہی مسجد میں نماز پڑھے تو اچھا ہے ورنہ نہیں ؟۔

سعید۔ اچھا جانے دیجئے۔ اگر فی الواقع لاہوری جماعت مرزا جی کے دعاوی کی قائل نہیں ہے تو صاف اعلان کر دے کہ مرزا جی کی کتابیں اور دعاوی اور انٹ سنٹ الہامات سب غلط ہیں۔ ہم انہیں صحیح نہیں مانتے مگر یاد رکھو کہ وہ قیامت تک یہ اعلان نہیں کرینگے۔ اس لئے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہوتے ہیں۔ اور علاوہ ازیں حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سے جو نبوت کا مدعی ہو۔ اُسے مجدد تو مجدد ایک شریف اور مومن ماننا بھی کیا جائز ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ جس نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا وہ مرتد و کافر ہوا پھر کافر و مرتد کو مجدد یا ولی ماننے والا خود مرتد و کافر ہے۔

حامد۔ ہاں یہ صحیح ہے مگر کیا مرزا جی نے خود کہیں اپنی نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟

سعید۔ سبحان اللہ کیا آپ کو ان کی کتابیں دیکھنے کا موقعہ نہیں ملا۔

حامد۔ میں تو لاہور آ کر ہی یہ سنتا ہوں کہ یہ بھی کوئی مذہب ایجاد ہوا ہے۔ ہماری

طرف تو ان کو خال خال کوئی شخص ہی جانتا ہے۔
سعید۔ لیجئے! میں آپ کو بتاتا ہوں مرزا جی کی اول سے اخیر تک کوئی کتاب ایسی نہیں جسمیں انہوں نے اپنے نبی و رسول ہونے کا دعویٰ نہ کیا ہو۔ حقیقۃ الوحی۔ اربعین۔ دافع البلا۔ نزول المسیح۔ تتمہ حقیقۃ الوحی وغیرہ وغیرہ جس کتاب کو دیکھوگے سب میں یہی مضمون ملے گا۔
حامد۔ ذرا مجھے دکھائیے! ان کتابوں میں کسطرح مرزا جی نے دعوے نبوت کیا ہے۔
سعید۔ ملاحظہ کیجئے۔ یہ حقیقۃ الوحی کا ص۱۰۷ ہے لکھتا ہے یٰسٓ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ (یعنی) اے سردار! تو مرسل ہے سیدھی راہ پر۔ اور اسی کا صفحہ ۱۰۱ ملاحظہ کیجئے۔ اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے جیسا کہ فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔ یہ اربعین نمبر ۳ ہے۔ اس کے صفحہ ۳۳ پر ملاحظہ ہو۔ اِنَّا اَرْسَلْنَا اَحْمَدَ اِلٰی قَوْمِہٖ فَاَعْرَضُوْا وَقَالُوْا کَذَّابٌ اَشِرٌ۔ ہم نے احمد (مرزا) کو بستی والوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا تو انہوں نے کہہ دیا۔ بڑا جھوٹا ہے یہ دافع البلا ہے اس کے صفحہ ۱۱ پر دیکھئے سچا خدا وہی ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔ یہ البشریٰ کی جلد دوم ہے اسکے صفحہ ۹۹ پر ہے۔ "راوی کہتا ہے حضرت مسیح موعود یعنی مرزا جی نے فرمایا کہ آج اللہ تعالیٰ نے میرا ایک نام رکھا ہے جو پہلے کبھی سنا بھی نہیں تھوڑی سی غنودگی ہوئی اور یہ الہام ہوا محمد مفلح۔ یہ تتمہ حقیقۃ الوحی ہے اس کے ص۸۵ پر لکھتا ہے میں آدم ہوں اور میں

نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں۔ میں اسحاق ہوں میں یعقوب ہوں میں اسماعیل ہوں میں موسیٰ ہوں۔ میں داؤد ہوں۔ میں عیسیٰ بن مریم ہوں۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ (معاذ اللہ)

حامد۔ گھبرا کر۔ بس بھائی بس۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ اس کو مجدد ماننے والا بھی بلاشک مرتد ہے۔ غضب خدا کا یہ تو پہلے مدعیانِ نبوت سے بھی بیس حصے بڑھا ہوا ہے۔

سعید۔ ذرا صبر کیجئے اب جو مرزاجی کو نبی نہ مانے اس کے لیے مرزاجی کا جو حکم ہے وہ بھی سن لیجئے۔

حامد۔ اچھا یہ اور کھٹکتا ہے۔ ہاں سنائیے کیا حکم لگاتے ہیں۔

سعید۔ تحفہ گولڑویہ۔ فتاویٰ احمدیہ وغیرہ میں جو احکام درج ہیں ان کا ملخص یہ ہے کہ جو مرزاجی کی تکذیب کرے۔ یا ان کی صداقت میں متردد ہو وہ کافر ہے اور اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ چنانچہ تحفہ گولڑویہ میں ص۱۸ کے حاشیہ پر ہے۔ "پس یاد رکھو کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔

فتاویٰ احمدیہ ص۸۳۔ سوال ہوا کہ کسی جگہ کا امام حضور (مرزا) کے حالات سے واقف نہیں۔ تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہیں۔ فرمایا تمہارا فرض ہے اسے واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر۔ ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو۔ اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے نہ تکذیب۔ تو بھی وہ منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

حقیقۃ الوحی ص۱۶۳ و ص۱۷۹ کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو نہیں مانتا۔

حامد۔ مجھے مسٹر محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہوری کے متعلق ضرور تردد تھا مگر اب ظاہر ہو گیا کہ یقیناً محمد علی نے کھانے کے دانت چھپا کر دکھانے کے دانت باہر کر رکھے ہیں۔ بیشک یہ دونوں ایک ہیں۔

سعید۔ نہیں نہیں۔ ہم محمد علی کو باستثنا چند امور کے قادیانی مرزائیت سے بری ماننے کو تیار ہیں بشرطیکہ وہ اعلان کر دیں کہ ہم مرزا کی ان تحریرات کو مردود جانتے ہیں۔ پھر تو سوال ان سے یہ رہ جائیگا۔ کہ جب آپ اُن کے فتاوٰی کے خلاف ہیں اور عقیدہ کے بھی خلاف ... تو بموجب حکم مرزاجی کافر و منافق ہوئے۔ پھر جو آپ کو کافر و منافق کہے اسے آپ کس لالچ میں مجدد تسلیم کرنے کو تیار ہو اور جب آپ مجدد مان رہے ہو تو بموجب عقائد اسلام ایک مرتد کو مسلمان ماننے والا بھی بیدین ہے۔ بنابرایں اِدھر سے بیدین ہیں تو اُدھر سے منافق و بیدین ہونگے۔

حامد۔ مرزاجی کے یہی مضامین ہیں یا اور بھی کچھ ہیں۔

سعید۔ نہیں! ایسے نہ معلوم کسقدر دعاوی ہیں۔ لیجئے مختصر آپ کو اور بتائے دیتا ہوں۔ مرزاجی نے جو مشرکانہ کلمات کہے ہیں وہ بھی سن لیجئے

مرزاجی خدا کے معاذ اللہ جزو ہیں۔

دافع البلا کے ص۶ پر لکھتے ہیں۔ انت منی و انا منک (خدا کہتا ہے معاذ اللہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۲ اَنْتَ مِنْ مَّائِنَا وَھُمْ مِنْ فَشَلٍ ۔ تو میرے پانی سے ہے اور دوسرے خشکی سے۔

مرزا جی معاذ اللہ خدا کے بیٹے ہیں۔

حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ وَلَدِیْ یعنی تو بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے۔

خدا اور مرزا دونوں دنیا میں حکمران ہیں (معاذ اللہ)

(معاذ اللہ) خدا کہہ رہا ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۵ اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَکَ کَمَا ھُوَ مَعِیْ۔ زمین و آسمان تیرے ایسے ہی تابع ہیں۔ جیسے میرے تابع ہیں۔

خدا کا نام بھی نا تمام ہے مگر مرزا جی کا نام تمام ہو گیا۔ معاذ اللہ

اربعین یتم اسمک ولا یتم اسمی۔ (اے مرزا) تیرا نام کامل ہو گیا۔ اور میرا (خدا کا) نام نا تمام ہے۔

بقول مرزا صاحب معاذ اللہ

خدا خطا بھی کر لیتا ہے اور کبھی صحیح بات بھی کہہ دیتا ہے۔

حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳ انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب یعنی میں خدا رسول کے ساتھ ہو کر جواب دیتا ہوں۔ خطا بھی کرتا ہوں اور صواب کو بھی پہنچتا ہوں۔

حضور سید یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم کو تو رحمۃ للعلمین سب جانتے ہیں مگر مرزا جی بھی رحمۃ للعالمین بنتے ہیں (معاذ اللہ)

حقیقۃ الوحی صـ۸۲ـ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ۔ ہم نے تجھے (اے مرزا) رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ تاجدار مدینہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دنیا باعث تخلیق عالم سبب تکوین آدم جانتی تھی مگر مرزا جی کو بھی زکام ہوا لکھتے ہیں۔ حقیقۃ الوحی صـ۹۹ـ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ اگر تجھے (اے مرزا) پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ حضور کی معراج کو تو دنیا مان رہی ہے مگر مرزا جی بھی اپنے لئے معراج سمجھ رہے ہیں۔ ضمیمہ حقیقۃ الوحی صـ۸۱ـ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو رات کی سیر معراج کرائی۔

مرزا جی کے خدا نے انہیں سب سے نرالا بنایا ہے

حقیقۃ الوحی صـ۸۳ـ پر ہے۔ آثَرَکَ اللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ۔ خدا نے تجھے ہر ایک چیز پر ترجیح دی ہے۔

آسمان سے بہت سے تخت اترے۔ مگر مرزا جی کا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔

حقیقۃ الوحی صـ۸۹ـ آسمان سے کئی تخت اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔

مرزا حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اعجاز احمدی صـ۷۱ـ لَہٗ خَسَفَ الْقَمَرُ الْمُنِیْرُ وَاِنَّ لِیْ خَسَفَا

ــہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے یہ بات تو ثابت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ شق القمر ظہور پذیر ہوا مگر چاند کا گرہن ہونا ثابت نہیں بنا بریں لہ خسف القمر کہنا محض باطل اور سراسر غلط ہے۔ ۱۲۔

القرآن المنیر قان اتنکو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صرف خسوف قمر ہؤا تو کیا ہؤا۔ میرے لئے شمس و قمر دونوں کا خسوف ہؤا ہے۔

حامد۔ ان الفاظ کو اگر وہ وحی کہتا ہے تو اس میں کلام صرف یہ ہو سکتا ہے کہ یہ وحی نہیں اس لئے کہ وحی نبوت نبی پر آتی ہے مگر الہام اگر ہو تو کیا تعجب ہے

سعید۔ ہاں آپ کا خیال ٹھیک ہے مگر جسے وہ وحی کہتا ہے اور آپ کے خیال میں الہام ہو سکتا ہے۔ اُسے آگے سنکر آپ خود جنون خام بتا دینگے

حامد۔ وہ کس طرح۔

سعید۔ وہ اس طرح کہ جیسے مالیخولیا والا اپنے اوہام اور جنون فاسدہ کا شکار بنا رہتا ہے اسی طرح مرزا جی کا حال ہے کہ ایسے بہکے بہکے الہامات یا وحی کے مضامین ہیں جنہیں ایک عقلمند سن کر بے ساختہ کہہ سکتا ہے کہ یہ قادیانی نبی ہے یا مراقی۔

حامد۔ وہ بہکے بہکے الہامات جنہیں وہ وحی کہتے ہیں مجھے بتائیں۔ میں جب مانوں گا۔

سعید۔ البشریٰ جلد ۲ کے صفحہ ۹۴ پر مرزا جی لکھتے ہیں۔ "پیٹ پھٹ گیا"۔ دن کے وقت کا الہام ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے اور البشریٰ جلد ۲ کے صفحہ ۹۴ پر کشف نمبر ۱۵۰۔ لکھتے ہیں خاکسار پیپرمنٹ پھر اسی کے صفحہ ۱۲۱ پر لکھتے ہیں۔ مخبرین کا بیڑا غرق ہو گیا۔

پھر البشریٰ جلد ا کے صفحہ ۴۳ پر لکھتے ہیں۔ کرمہائے تو ما را کرد گستاخ۔ یعنی اے خدا تیری مہربانیوں نے ہمیں گستاخ بنا دیا۔ اور لطف یہ کہ باپ بیٹے

یا یوں کہئے کہ خلیفہ و خلف میں باہمی اینچ تان ہے۔ مرزاجی کے حقیقی بیٹے اور خلیفہ ثانی الفضل کی اشاعت مؤرخہ ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء کے صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں نادان ہے وہ شخص جس نے کہا۔ کہ مہائیے تو مار اکر دگستاخ۔ کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے۔

تو اب فیصلہ کر لیجئے کہ

حقیقی بیٹے اور خلیفہ مسیح کے نزدیک باپ نادان ہؤا یا دانا۔ اور مزید برآں یہ کہ مرزاجی خود بھی اپنی نادانی اور مراقی کہانی اپنی ہی زبانی قادیان مورخہ ۷ رجون ۱۹۰۶ء صفحہ ۵ پر اسطرح سناتے ہیں جو اپنے بیٹے خلیفہ ثانی کے سامنے بیان کی جسکی اصل عبارت یہ ہے۔ فرمایا دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسیح جب آسمان سے اُترے گا تو اس لئے دو زرد چادریں پہنی ہوئی ہونگی۔ پس اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرتِ بول۔ اور پھر اپنے آپ کو ہی مراقی نہیں مانتے۔ بلکہ اپنی بیوی کو بھی اسی طرح بتاتے ہیں۔ الحکم قادیان مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں۔ میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔ اور ریویو قادیان بابت اگست ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۱۱ پر مرزاجی کے خلیفہ ثانی بھی لکھتے ہیں۔ مجھ کو بھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔

حامد۔ یہ عجیب مذاق ہے بیوی بیٹا باپ سب کے سب مراقی بقول شاعر ے دانش کچھ آجکل کے نہیں باؤلے ہیں ہم۔ پشتیں گذر گئیں کہ جنوں اپنے گھر میں ہے

ہاں مجھے خدا یہ تو بتائیے کہ مراق اور مالیخولیا اور جنون سب ایک ہیں۔ یا جُدا جُدا۔

سعید۔ یہ آپ نے طبی سوال کیا ہے مانحن فیہ سے اسے کوئی تعلق نہیں۔ مگر خیر لیجئے میں شرح اسباب سے عرض کرتا ہوں۔ اس کی پہلی جلد کے صفحہ ۷۴ پر لکھا ہے مالیخولیا مراق کی ایک قسم ہے اور خود مراقی مسیح قادیانی کے خلیفہ اول حکیم نورالدین جو طبی قابلیت میں مشہور حکیم ہیں اپنی بیاض نورالدین کے پہلے حصہ کے صفحہ ۲۱۱ پر لکھتے ہیں۔ کہ مالیخولیا جنون کا ایک شعبہ ہے۔ اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے اور شرح رباعیات میں مراق مالیخولیا جنون سب کو خلط سوداوی کی بنا پر لکھا ہے صرف اختلاطی احتراقی فرق ہیں یہی طب اکبر وغیرہ میں جو کہ کتب یونانی ہیں تصریح ہے۔

حامد۔ ہاں وہ الہامات ذرا اور بتائیے لطف آتا ہے اور ان کے متبعین پر ہنسی بھی آتی ہے اور افسوس بھی کہ یہ کیا عقل سے کام نہیں لیتے۔

سعید۔ مکتوبات احمدیہ کی پہلی جلد کے صفحہ ۶۸ پر تحریر فرماتے ہیں۔ پریشن عمر پراطوس (یا) پلاطوس۔ آخری لفظ پراطوس ہے یا پلاطوس ہے۔ بہ باعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔ اس جگہ پریشن اور پراطوس کے معنی دریافت کرنے ہیں۔ کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ الفاظ ہیں۔ یہاں تو الہام کے نہ سمجھنے کا اظہار فرمایا دوسری جگہ صاف صاف اس طرح بتایا۔ نزول المسیح کے صفحہ ۵۷ پر لکھتے ہیں۔ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت

یا عبرانی وغیرہ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا۔
پھر چشمۂ معرفت کے صفحہ ۲۰۹ پر ارشاد ہے یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی زبان تو کوئی ہو اور الہام اسکو کسی اور زبان میں ہو۔ جسیں کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔

حامد۔ دروغگو را حافظہ نباشد۔ شاید چشمۂ معرفت لکھتے وقت نزول المسیح کا مضمون یاد نہ رہا ہو گا۔

سعید۔ شاید ایسا ہی ہوا ہو۔ مگر متضاد مضامین لکھنے والے کو خود مرزا صاحب پاگل اور منافق فرما رہے ہیں چنانچہ ست بچن کے صفحہ ۳۱ کو ملاحظہ فرمائیں۔ لکھتے ہیں ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔
پھر مرزا یہ کہ سب کچھ لکھ گئے اپنے صحابہ و تابعین کو اس کی اشاعت اور پیروی کا حکم دیگئے مگر متبعین بحکم مرزا صاحب مرزا صاحب کو منافق اور پاگل نہیں کہتے حالانکہ ان کا مذہبی فرض ہے کہ وہ خود اتباع مرزا جی ہیں مرزا صاحب کو وہی کہیں جو وہ فرما گئے ہیں۔
اور ایک بالکل سپید جھوٹ ملاحظہ کیجئے۔ دافع البلاء کے صفحہ ۱۰ پر مرزا جی کہتے ہیں "تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جب تک طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔
حامد۔ یہ سفید جھوٹ کیسے ہوا۔ کیا مرزا صاحب کے دعوے کے خلاف

وہاں طاعون آگیا۔

سعید۔ جی ہاں آیا اور خوب زور شور سے آیا۔

حامد۔ ممکن ہے کہ اس دعوے سے قبل طاعون آیا ہو اس وقت مرزا صاحب اس مرتبہ تک نہ پہنچے ہوں۔

سعید۔ سمجھ لیجئے۔ دافع البلاء جس میں طاعون سے قادیان کے محفوظ رہنے کا دعوےٰ ہے وہ ۱۹۰۲ء میں لکھی گئی اور جس کتاب میں طاعون آنا تسلیم کیا ہے وہ حقیقۃ الوحی ہے جو ۱۹۰۶ء اور ۱۹۰۷ء میں لکھی گئی ہے۔ تو سمجھ لیجئے کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ سپید جھوٹ ہوا یا نہیں۔

حامد۔ طاعون کے متعلق کچھ احادیث میں بھی تو ذکر ہے کہ یہ بیماری کیوں آتی ہے ؟۔

سعید۔ جی ہاں! مولانا روم علیہ الرحمۃ نے بھی مثنوی شریف میں فرمایا ہے

؎ ابر ناید از پئے منع زکوٰۃ۔ وز زنا افتد وبا اندر جہات

حامد۔ میں ہر چند چاہتا ہوں کہ مرزا بیچارے کی کسی طرح مسیحیت صحیح ثابت ہو جائے۔ مگر تم لوگ اسے جھوٹا ثابت کئے بغیر نہ رہوگے۔

سعید۔ میں ایک بیچارہ کیا ہوں۔ جسقدر علماء حقہ ہیں سب کے سب اسے مفتری کذاب بدلائل قرآن وحدیث ثابت کر رہے ہیں اور لیجئے آپ کو مزیدار بات بتاؤں۔

حامد۔ ہاں فرمائیے۔

سعید۔ حضرت مسیح موعود جب نازل ہوں تو حج کریں گے مگر قادیانی مسیح کو مرنا نصیب ہو گیا مگر حج نہ کر سکے۔

حامد۔ کیا احادیث سے یہ ثابت ہے کہ مسیح موعود نازل ہو کر حج کرینگے۔

سعید۔ بحث بہت طویل ہے لیجئے میں آپ کو بابو حبیب اللہ صاحب کی کتاب مرزائیت کی تردید بطرز جدید کے دوسرے باب کی سیر کرائے دیتا ہوں اسے مفصل پڑھ لیجئے اسمیں ایک مسلمان اور مرزائی کا پر لطف مکالمہ بھی ہے۔ وہوہذا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حج کرنا۔ اور مرزا صاحب قادیانی کا بغیر حج کے مرنا۔

احادیث رسول ربانی

(۱) صحیح مسلم شریف جلد اول صفحہ ۴۰۸ اور حجج الکرامہ کے صفحہ ۴۲۹ پر ہے۔ یحدث ابو ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمرا اولیثنیھما (ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور پُر نور نے ارشاد فرمایا مجھے اس پاک ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور حضرت ابن مریمؑ روحا کی گھاٹی میں لبیک پکارینگے حج کی یا عمرہ کی یا قران کرینگے اور دونوں کی لبیک پکارینگے ایک ہی ساتھ۔

(۲) مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۹۰ تفسیر ابن کثیر (برحاشیۂ فتح البیان) جلد سوم صفحہ ۲۳۵۔ درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۲۔ حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۹ پر ہے۔ عن حنظلۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی ابن مریم فیقتل الخنزیر ویمحو الصلیب وتجمع لہ الصلوۃ ویعطی المال حتی لا یقبل ویضع الخراج وینزل الروحاء فیحج منھا أو یعتمر أو یجمعھما قال وتلا ابو ھریرۃ وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہٖ قبل

موتہ ویوم القیامۃ یکون علیہم شہیدًا فزعم حنظلۃ ان ابوھریرۃ قال یؤمن بہ قبل موتہ عیسی فلا ادری ھذا کلہ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم او شئی قالہ ابوھریرۃ:۔ (ترجمہ) حضرت حنظلہ تابعیؒ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت ابوہریرۃ صحابیؓ سے روایت کی ہے کہ حضور پر نور نے ارشاد فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم اُتر ینگے پس خنزیر کو قتل کرینگے اور صلیب کو مٹادینگے! اور اس کے واسطے نماز اکھٹی کی جاویگی اور دیگا مال یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا۔ اور خراج (جزیہ) کو بند کر دینگے اور روحا میں تشریف لاویں گے پس اسجگہ سے حج کرینگے یا عمرہ یا دونوں کو اکھٹا کرینگے۔ حضرت حنظلہ راوی نے کہا اور حضرت ابوہریرہ نے آیت پڑہی۔ وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ ویوم القیامہ یکون علیہم شہیدًا۔ پس حنظلہ نے گمان کیا کہ حضرت ابوہریرہ نے کہا کہ اہل کتاب ایمان لائیں گے حضرت عیسیٰ کے ساتھ ان کے مرنے سے پہلے۔ پس میں نہیں جانتا کہ یہ سارا کلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا ابوہریرہ کا کلام ہے!

پیشگوئی از قاضی محمد سلیمان صاحب سلمانؔ عالم رحمانی

مشہور و معروف کتاب "رحمۃ للعالمین" کے مصنف حضرت مولانا مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب المتخلص بہ سلمانؔ نے اپنی کتاب "تائید الاسلام" حصہ دوم (مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور) کے صفحہ ۱۴۱ پر تحریر فرمایا تھا:۔ "مرزا صاحب کے مسیح موعود نہ ہونے پر حدیث ابوہریرہ جو احمد اور ابن جریر کے نزدیک ہے شاہد ہے کہ حضرت مسیح مقام روحا میں آکر حج و عمرہ کرینگے میں نہایت جزم کے ساتھ باواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا صاحب کے نصیب میں نہیں۔ میری اس پیشگوئی کو سب یاد رکھیں"۔

اقوال مرزا صاحب قادیانی۔ (الف) کتاب "ایام الصلح" اردو کے صفحہ ۱۶۸ و

۱۶۹ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں :۔" ماسوا اس کے میں آپ لوگوں سے یہ پوچھتا ہوں۔ کہ آپ اس سوال کا جواب دیں کہ مسیح موعود جب ظاہر ہو گا تو کیا اول اسکا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ مسلمانوں کو دجال کے خطرناک فتنوں سے نجات دے یا یہ کہ ظاہر ہوتے ہی پہلے حج کو چلا جائے ۔اگر بموجب نصوص قرآنیہ و حدیثیہ پہلا فرض مسیح موعود کا حج کرنا ہے۔ نہ دجال کی سرکوبی۔ تو وہ آیات اور احادیث دکھلانی چاہئیں تاکہ ان پر عمل کیا جائے اور اگر پہلا فرض مسیح موعود کا جس کے لئے وہ باعتقاد آپ کے مامور ہو کر آئیگا قتل دجال ہے جس کی تاویل ہمارے نزدیک اہلاک ملل باطلہ بذریعہ حجج و آیات ہے تو پھر وہی کام پہلے کرنا چاہیئے اگر کچھ دیانت اور تقویٰ ہے تو ضرور اس بات کا جواب دو کہ مسیح موعود دنیا میں آکر پہلے کس فرض کو ادا کرے گا۔ کیا پہلے حج کرنا اس پر فرض ہو گا یا کہ پہلے دجالی فتنوں کا قصہ تمام کرے گا یہ مسئلہ کچھ باریک نہیں ہے صحیح بخاری یا مسلم کے دیکھنے سے اس کا جواب ملسکتا ہے ۔ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ گواہی ثابت ہو کہ پہلا کام مسیح موعود کا حج ہے تو ہم بہر حال حج کو جائیں گے ما ہر چہ بادا باد لیکن پہلا کام مسیح موعود کا استیصال فتن دجالیہ ہے تو جب تک اس کام سے ہم فراغت نہ کریں حج کی طرف رخ کرنا خلاف پیشگوئی نبوی ہے۔ ہمارا حج تو اس وقت ہو گا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آکر طواف بیت اللہ کرے گا کیونکہ بموجب حدیث صحیح کے وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہو گا دیکھو وہ حدیث جو مسلم میں لکھی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود اور دجال کو قریب قریب وقت میں حج کرتے دیکھا یہ مت کہو کہ دجال قتل ہو گا کیونکہ آسمانی حربہ جو مسیح موعود کے ہاتھ میں ہے کسی کے جسم کو قتل نہیں کرتا۔ بلکہ وہ اس کے کفر اور اس کے باطل عذرات کو قتل

ما ہر چہ بادا باد کی بھی ایک ہی رہی۔ یعنی مارے جائیں یا کسی کے زیر امن زندہ آئیں۔ (سکریٹری)

کریگا اور آخر ایک گروہ دجال کا ایمان لاکر حج کریگا۔ سو جب دجال کو ایمان اور حج کے خیال پیدا ہونگے وہی دن ہمارے حج کے بھی ہونگے۔" سلہ

(ب) اخبار "الحکم" مورخہ ۱۰ اگست ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۰ کالم نمبر ۲ میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب حج کو کیوں نہیں جاتے فرمایا یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا اعتراض کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس سال تک مدینہ میں رہے صرف دو دن کا راستہ مدینہ اور مکہ میں تھا۔ مگر آپ نے دس سال میں کوئی حج نہ کیا۔ حالانکہ آپ سواری وغیرہ کا انتظام کر سکتے تھے۔ لیکن حج کے واسطے یہی شرط نہیں کہ انسان کے پاس مال کافی ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو وہاں تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج کرنے کے وسائل موجود ہوں جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتوی لگا رہے ہیں اور گورنمنٹ کا خیال بھی نہیں کرتے تو وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے۔ لیکن ان لوگوں کو اس امر سے کیا غرض ہے کہ ہم حج نہیں کرتے کیا اگر ہم حج کرینگے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لینگے اور ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائینگے اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے اسباب آسانی کے پیدا کر دیگا۔ تاکہ آئندہ مولویوں کا فتنہ رفع ہو۔ ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔ یہ اعتراض ان کا ہم پر نہیں پڑتا بلکہ آنحضرت پر بھی پڑتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آخری سال میں حج کیا تھا۔"

نوٹ:۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء (۱۳۲۶ھ) کو ہوئی تھی اور بیت اللہ شریف کا حج آپ کو نصیب نہ ہوا ایسں دیکھئے کہ کسطرح جناب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم و مغفور کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ مرزائی صاحبان غور کریں۔

سلہ مگر افسوس کہ مصنوعی مسیح کو وہ دن نصیب ہونے سے قبل جام موت پینا پڑا۔ (سکریٹری)

سلہ افسوس مرزا جی نہیں رہیں ورنہ ہم ان سے پوچھتا کہ مہاراج کہ دس سال سے پہلے نبی حضور نے حج کیا تھا یا نہیں اگر کیا تھا تو اسے آپ کیوں پوشیدہ کر رہے ہیں۔ (سکریٹری)

مرزائیوں کا جواب ناصواب اور اس کی تردید

مرزائی۔ آپ ثابت کریں کہ آپ کو فارغ البالی اور مرفہ الحالی حاصل تھی (رسالہ ریویو بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء ص۲۸)

مسلمان۔ مرزا صاحب قادیانی کو دعویٰ کے بعد ہزاروں لاکھوں روپیہ کی آمدنی ہوئی تھی سُنیئے اور غور سے سنیئے۔ مرزا صاحب نے خود تحریر کیا ہے کہ۔ (۱) "اور مالی فتوحات ابھی تک دو لاکھ روپے سے بھی زیادہ ہے۔" (نزول المسیح ص۳۲) (۲) "ہزارہا کوس سے لوگ آتے ہیں اور ہزار ہا روپیہ سے مدد کرتے ہیں۔" (اربعین نمبر ۲ ص۱۷) (۳) "مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ بھی ماہوار آئینگے۔ مگر اللہ تعالےٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا ہے اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔ اس نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہ سکتا ہوں۔ کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۲۱۱) (۴) اگرچہ منی آرڈروں کے ذریعہ ہزارہا روپے آچکے ہیں مگر اس سے زیادہ وہ ہیں۔ جو خود مخلص لوگوں نے آکر دیئے اور جو خطوط کے اندر نوٹ آئے اور بعض مخلصوں نے نوٹ یا سونا اس طرح بھیجا کہ انہوں نے اپنا نام بھی ظاہر نہیں کیا اور مجھے اب تک معلوم نہیں کہ ان کے نام کیا کیا ہیں" (حقیقۃ الوحی ص۲۱۱ کا حاشیہ)۔

(۵) اور اس وقت سے آج تک دو لاکھ سے زیادہ روپیہ آیا اور اس قدر ہر ایک طرف سے تحایف آئے کہ اگر وہ سب جمع کئے جاتے۔ تو کئی کوٹھے ان سے بھر جاتے (حقیقۃ الوحی ص۲۴۲)۔ (۶) کتاب حقیقۃ الوحی کے ص۳۳۲ کی سطر ۱ میں ہے "اور کئی لاکھ روپیہ آیا۔"

مرزائی۔ سنیئے آپ کو دنیا سے تو فارغ البالی تھی۔ لیکن دین کے معاملے میں آپ

فارغ البال نہ تھے۔ آپ نے دین کی خدمت کے لئے رات اور دن ایک کر دیا تھا۔
(ریویو بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء ص ۲۹)

مسلمان - دین کی خدمت کرنا حج کرنے کے منافی نہیں ہے۔ دین کی خدمت کرنے والا۔ تقریریں کرنے والا۔ مخالفوں کے مقابل پر کتابیں لکھنے والا شخص حج بھی کر سکتا ہے دیکھئے۔ اعلیحضرت مجدد مائۃ حاضرہ امام اہل سنت حضرت مولانا الحاج مولوی شاہ احمد رضا خانصاحب قادری برکاتی بریلوی اور حضرت حجۃ الاسلام ناصر دین متین استاذ العلماء حضرت مولانا الحاج مولوی سید ابو محمد محمد دیدار علیشاہ صاحب مفتی پنجاب و ہندوستان اور مناظر اسلام حضرت مولانا مولوی شاہ عبد العلیم صاحب خجندی میرٹھی جنہوں نے عیسائیوں۔ آریوں۔ مرزائیوں نیچریوں شیعوں چکڑالویوں کی تردید میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔ جو دین کی خدمت تحریراً اور تقریراً تو سفر حج میں بھی برابر کرتے رہے تو یہ لوگ اور علاوہ انکے بہت نفوس قدسیہ ہیں جو خدمت دین بھی کرتے ہیں اور حج بھی

مرزائی - "مخفی نہ رہے کہ آپ کے نزول کی غرض جو قرآن مجید و احادیث میں بتائی گئی ہے صلیبی مذہب کا دلائل سے پاش پاش کرنا اور دین اسلام کا ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھانا ہے اس لئے آپکے لئے لازم ہی یہی تھا۔ کہ آپ اس اہم کام کی طرف پہلے متوجہ ہوتے۔" (ریویو ایضاً ص ۲۹)

مسلمان - قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے صلیبی مذہب کو دلائل سے پاش پاش کیا ہے اور یہود اور مشرکین عرب کی خوب تردید کی ہے۔ اور بیت اللہ کے حج بھی کئے ہیں مرزا صاحب کو حج نصیب نہ ہوا۔

مرزائی - قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے حضرت مرزا صاحب کا مسیح موعود

اور ابن مریم ہونا اظہر من الشمس ہے اور دوسری طرف اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ مسیح موعود نہیں ہیں کیونکہ آپ نے حج نہیں کیا تو یہ حدیث بوجہ معارض ہونے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے ساقط عن الاعتبار ہے اس لئے قابل قبول نہیں ہو سکتی کیونکہ جو حدیث قرآن مجید کے مخالف و معارض ہو اس کے متعلق آنحضرت صلعم کا فیصلہ ہے کہ اس کو رد کر دو۔" (ریویو ایضاً صفحہ ۳۲) ریویو جلد ۲۴ نمبر ۴ صـ۶)

مسلمان۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوے تھا کہ میں مسیح موعود ہوں (نزول المسیح ۲) اس کی تشریح آپ نے یوں فرمائی ہے کہ مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعوی نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں۔ بلکہ مجھے مثیل مسیح ہونے کا دعوی ہے۔ (اشتہار مؤرخہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء۔ تبلیغ رسالت جلد ۲ صـ۲۱۔ عسل مصفےٰ جلد دوم صـ۵۲۸) اس کے علاوہ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو میں تشبیہ دی گئی ہے۔ (کشتی نوح صـ۴۹)

میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید کی کسی آیت قطعیۃ الدلالت نص صریح میں اور کسی حدیث صحیح مرفوع متصل میں کسی مثیل مسیح کے آنے کی خبر نہیں ہے۔ مثیل مسیح کے الفاظ کسی صحیح حدیث مرفوع یا موقوف میں نہیں آئے ہیں۔ آنحضرت صلعم نے کبھی یہ نہ فرمایا کہ ایک مثیل مسیح اس امت میں سے آئیگا البتہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نبویہ میں الفاظ عیسیٰ۔ مسیح ابن مریم۔ عیسیٰ ابن مریم۔ مسیح ابن مریم۔ اس نبی و رسول کے لئے آئے ہیں جن کی والدہ ماجدہ حضرت مریم صدیقہ تھیں۔ جو بن باپ پیدا ہوئے تھے جن پر انجیل اتری تھی۔ صحاح ستہ۔ مسند احمد۔ کنز العمال اور مشکوۃ وغیرہ کتب احادیث میں تیس یا اس سے زیادہ حدیثوں میں

مسیح موعود کے آنے کی خبر دی گئی ہے مگر الفاظ مسیح ابن مریم۔ عیسیٰ ابن مریم۔ ابن مریم۔ مسیح۔ عیسیٰ۔ روح اللہ علیہ آئے ہیں۔ اور یہ الفاظ "یأتی مثیل المسیح منکم" آنحضرت ؐ نے نہیں فرمائے۔ جب بنیاد ہی پکی نہیں تو عمارت کب کھڑی ہو سکتی ہے اگر مسیح ابن مریم وفات یافتہ ہوتے تو آنحضرت ؐ عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کی خبر نہ دیتے۔ اور جناب مرزا صاحب مثیل مسیح علیہ السلام نہیں ہیں۔ اور آپ کو ان کے ساتھ ہر ایک پہلو سے تشبیہ بھی نہیں ہے۔

مرزائی۔ یہ حدیث صحیح مسلم کتاب الحج میں مذکور ہے تمام الفاظ یہ ہیں۔ والذی نفسی بیدہ لیہلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمرا اولیثنیھما۔ ان الفاظ میں کہیں مذکور نہیں۔ کہ بعد نزول یہ واقعہ ہوگا یا آمد ثانی میں وہ حج کرینگے۔" (الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء صک کالم نمبر ۲،۱)

مسلمان۔ اس اخبار "الفضل" مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء کے صفحہ ۷ کالم نمبر ۳ میں ہے "اور آنحضرت ؐ نے فرمایا ہے کلامی یفسر بعضہ بعضا۔ کہ میری کلام کے بعض حصے دوسرے بعض کی تفسیر کرتے ہیں"۔ سو ذرا غور سے سنئے۔ کہ مسند احمد شریف کی جلد دوم کے صفحہ ۲۹۰ پر ہے "عن حنظلة عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی ابن مریم فیقتل الخنزیر ویمحو الصلیب وتجمع له الصلوة ویعطی المال حتی لا یقبل ویضع الخراج وینزل الروحاء فیحج منھا او یعتمر او یجمعھما قال وتلا ابو ھریرة ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته فزعم حنظلة ان ابا ھریرة قال یؤمن قبل موت عیسی فلا ادری ھذا کله حدیث

النبی صلی اللہ علیہ وسلم او شئی قالہ ابو ہریرۃ۔" اس حدیث نبویؐ سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام بعد نزول حج کریں گے۔

مرزائی۔ حضرت ابوہریرہ اس کے راوی ہیں اور الفاظ ھاجا او معتمرا او لیثنیھما میں "یا۔ یا" کے تکرار سے اس کی محفوظیت ظاہر ہے (الفضل ایضاً صفحہ کالم نمبر۱)۔

مسلمان۔ ذرا اپنے گھر کی خبر بھی لیجئے۔ کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم کے صفحہ ۹۷ سطر ۷، ۸، ۹ میں ہے۔ اور تیس برس کی مدت گذر گئی کہ خدا نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسّی سال ہو گی۔ اور یا یہ کہ پانچ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔

مرزائی۔ حدیث نبوی کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ مسیح موعود فج الروحاء سے احرام باندھیں گے اور یہ بات بعد نزول من السماء ہو گی اگر یہ مطلب ہوتا تو اس حدیث میں کوئی لفظ تو ایسا ہوتا جو آمد ثانی یا بعد نزول پر صراحتاً یا اشارۃً دلالت کرتا نیز عربی زبان کے لحاظ سے لیھلن بفج الروحاء کا ترجمہ "فج الروحاء سے" غلط ہے بلکہ "فج الروحاء میں" چاہیئے۔ اگر حضور علیہ السلام کا منشا مبارک یہ ہوتا کہ "فج الروحاء" سے تلبیہ شروع کریں گے یا کرتے ہیں تو "من فج الروحاء" فرماتے (الفضل مورخہ ۹ مارچ ۱۹۲۶ء صفحہ ۷ کالم نمبر ۲)

مسلمان۔ (الف) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۰۸ پر لکھا ہے: "وھذا یکون بعد نزول عیسیٰ من السماء فی آخر الزمان"۔
(ب) مرزائیوں کی مشہور و معروف کتاب "عسل مصفّٰی" حصہ اول صفحہ ۶۰۲ پر (بحوالہ تفسیر

روح المعانی جلد ۳ صفحہ ۲۱۳ اور کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۸) لکھا ہے "احمد بن حنبل نے ابو ہریرہ سے روایت بیان کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن مریم اترے گا۔ اور خنزیر کو قتل کرے گا اور صلیب کو محو کرے گا اور نماز اس کے لئے جمع کی جائے گی اور مال دیگا۔ لیکن قبول کوئی نہیں کریگا۔ اور خراج اٹھا دیگا۔ اور روحاء میں اترے گا۔ اور وہاں حج یا عمرہ کرے گا یا دونوں کو جمع کریگا"۔

(ج) دوسرے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حدیث نبوی میں "من فج الروحاء" بھی آیا ہے۔ جیسا کہ مسند احمد شریف جلد ۲ صفحہ ۲۷۲ پر ہے "عن حنظلة الاسلمی انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذی نفسی بیده لیهلن ابن مریم من فج الروحاء بالحج او لعمرة او لیثنیهما

مرزائی۔ "حضرت خلیفۃ المسیح اول اس کی تطبیق یوں فرماتے تھے کہ اس حدیث میں مضارع بمعنی ماضی استعمال ہوا ہے جیسا کہ عربی زبان میں استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ کشف ہے جس میں آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کو حج کرتے ہوئے دیکھا۔ ویسے ہی ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی آپ نے احرام باندھے ہوئے دیکھا ہے" (رسالہ ریویو بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۳ء صفحہ ۶۔ ریویو بابت ماہ فروری سنہ ۱۹۲۳ء صفحہ ۳۴ الفضل مؤرخہ ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۲۹ء صفحہ ۷)۔

مسلمان۔ بے شک مشکوۃ شریف مترجم جلد ۴۔ صفحہ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء فصل اول میں حضرت ابن عباسؓ سے بحوالہ صحیح مسلم ایک روایت آئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی ازرق میں حضرت موسیٰؑ کو اور وادی ہرشی

میں حضرت یونس علیہ السلام کو لبیک کہتے ہوئے دیکھا ہے مگر یہ آپ نے کشفی حالت میں دیکھا جیسا کہ الفاظ قال کانی انظر الی موسیٰ (گویا میں دیکھتا ہوں حضرت موسیٰ کی طرف) اور الفاظ قال کانی انظر الی یونس (فرمایا گویا میں دیکھتا ہوں حضرت یونسؑ کی طرف) اس پر دال ہیں۔ مگر صحیح مسلم جلد اول صـ۹۴ + مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۷۲، ۲۹۰، ۵۱۳، ۵۴۰۔ مستدرک حاکم جلد ۲ صـ۵۹۵۔ کنز العمال جلد ۷ صـ۲۰۲ میں کسی جگہ یہ الفاظ نہیں ہیں۔ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی عِیْسٰی۔ پس حضرت موسےؑ کلیم اللہ اور حضرت یونسؑ نبی اللہ کا واقعہ پیش کرنا صحیح جواب نہیں ہے۔

مرزائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح وادی ازرق سے گذرتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حج کے لئے جاتے دیکھا ثنیہ ہرشے میں حضرت یونسؑ کو لبیک کہتے سنا۔ اور ذکر فرمایا جسے راوی نے مسلم شریف کے مندرجہ بالا الفاظ میں ذکر کیا ہے اس صورت میں حدیث مذکور کے صحیح لفظی معنی بغیر کسی تاویل کے یہ ہونگے کہ بخدا ابن مریم فج الروحاء میں حج یا عمرہ یا ہردو کے لئے لبیک لبیک کہتے ہیں"۔ (الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء صـ۷)

مسلمان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کلامی یفسر بعضہ بعضاً کہ میری کلام کے بعض حصے دوسرے بعض کی تفسیر کرتے ہیں۔ (الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء صـ۷ کالم نمبر ۳) مسند احمد شریف اور مستدرک حاکم میں جو روایتیں آنحضرت علیہ السلام سے اس بارے میں آئی ہیں۔ وہ ثابت کرتی ہیں۔ کہ قادیانی مولوی صاحب کا ترجمہ صحیح نہیں ہے حضرت عیسیٰ ابن مریم نزول کے بعد حج کرینگے۔ کنز العمال جلد ۷ صـ۲۶۵ منتخب کنز العمال جلد ۶ صـ۵۶ اور حجج الکرامہ صـ۴۲۳ میں حدیث نبوی ؐ

ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اُتریں گے لطف کی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب حمامتہ البشریٰ کے صفحہ ۸۸ و ۸۹ پر یہ حدیث نقل کی ہے مگر الفاظ من السماء نقل نہیں کئے ہیں۔ اس جگہ مرزا صاحب نے امانت سے کام نہیں لیا ہے اور قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا ہے ماکان لنبی ان یغل یعنی کسی نبی کیلئے یہ جائز نہیں۔ کہ خیانت کرے اس معیار قرآنی کی رو سے مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوں میں جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔

مرزائی ع۔ فج کے معنی راستہ کے ہیں اور روحاء سے مراد راحت والا یعنی آرام کا راستہ۔ مراد اسلام ہے یعنی مسیح موعود اسلام کے رستے میں کمر باندھیگا۔ عمرہ اور حج میں آپ نے تردد ظاہر کیا ہے یعنی آیا مسیح کے ذریعہ جلالی تکمیل ہوگی یا جمالی۔ یا دونوں جمع کرے گا (جمالی اور جلالی دونوں رنگ میں آئے گا)۔

درجہ اول یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کشف ہے جو تعبیر طلب ہے۔ پس آنحضرت صلعم فرماتے ہیں کہ جب مسیح ابن مریم آئے گا۔ تو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے انوار و فیوض نازل ہونگے اور اسے علم لدنی عطا کیا جائے گا۔ اور اسرار شریعت اس پر کھولے جائیں گے جسکی وجہ سے کوئی مخالف آپ پر غالب نہیں آسکیگا اور آپ کے ذریعہ سے دین اسلام کا ادیان باطلہ پر غلبہ ظاہر ہوگا اور آپ کو دو بیماریاں ہونگی جیسا کہ حدیث میں ان بیماریوں کو دو زرد چادروں سے تعبیر کیا گیا ہے۔"

(ریویو بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء صہ $\frac{۳۵}{۳۶}$)

مسلمان۔ مرزائی مولوی کے الفاظ ہیں" جمالی اور جلالی دونو رنگ میں آئیگا" مگر مرزا صاحب قادیانی نے اربعین نامی کتاب میں لکھا ہے۔" اب اسم محمد کی تجلی ظاہر

کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا. سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے ۔ اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں" (اربعین نمبر ۴ ص ۱۷) اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا کہ مذہب کے لئے اسلام پر جبر کرے اس لئے خدا نے جلالی رنگ منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا یعنی جمالی رنگ دکھلانا چاہا۔ سو اپنے قدیم وعدے کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا۔ جو عیسیٰ کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے۔" (اربعین نمبر ۴ ص ۱۵)

(۲) صحیح مسلم اور مسند احمد شریف میں حدیث نبوی ﷺ میں الفاظ "والذی نفسی بیدہ" آئے ہیں اور مرزا صاحب قادیانی حدیث نبوی ﷺ واقسم باللہ ما علی الارض من نفس منفوسۃ یاتی علیھا مائۃ سنۃ وھی حیۃ یومئذ پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :" اور قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبر ظاہری معنوں پر محمول ہے نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ہے ورنہ قسم میں کونسا فائدہ ہے"۔

(حمامۃ البشریٰ مترجم ص ۱۴۳ کا حاشیہ)

میں کہتا ہوں کہ صحیح مسلم شریف اور مسند احمد شریف کی روایتوں میں قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبریں ظاہری معنوں پر محمول ہیں نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ہے

حامد۔ خیر اس سے تو ان کی اندرونی حالت کا اندازہ ہو گیا مگر یہ تو بتائیے ۔ کہ مرزا جی کے یہ تمام تر دعاوی ہمارے ہی لئے ہیں ۔ یا کسی دوسرے مذہب والوں کو بھی تبلیغ کرنے کھڑے ہوئے تھے ۔

سعید ۔ جی ہاں ہندوؤں کے لئے کرشن بنکر سامنے گئے اور شیعوں کی بھی خبر لے ڈالی

حامد- شیعوں کی کس طرح خبر لی۔
سعید- مرزاجی کے گمان میں شاید شیعہ ہی حضرت امام حسین سید الشہداء رضی اللہ عنہ کی محبت کے مدعی ہیں۔ اس وجہ سے انہیں کو مخاطب کیا ہے اور انکے مخاطبہ میں حقیقتاً تمام مسلمانوں کے دلوں کو مجروح بنایا ہے۔ چنانچہ دافع البلا کے صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں۔ اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے نہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ حسین سے بڑھکر ہے۔
حامد- لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ کجا جگر گوشۂ مصطفیٰ شہید کربلا۔ کہاں قادیان کا امام بے نوا۔ کیا شیعوں نے اس کے خلاف کوئی آواز نہ اُٹھائی۔
سعید- شیعہ تو بیچارے یوں ہی محبت اہل بیت و امام حسین کے مدعی ہیں وہ کیا آواز اُٹھاتے ہیں قرآن کریم کے محرف ہونیکے ثبوت دینے خلفاء راشدین کو گمراہ ثابت کرنے سے کہاں فرصت۔ مگر اہلسنت و جماعت نے بڑے شد و مد سے اس کی خبر لی ہے۔ اور آپ اتنے ہی سے دعوے سے گھبرا گئے۔ ابھی تو سنیئے ان کی اشعار کے مجموعہ کی ایک کتاب درثمین ہے جو فارسی زبان میں لکھی ہے اس کے صـ ۱۶۳ پر لکھتے ہیں ۔ کربلا ئیست سیر ہر آنم ۔ صد حسین است در گریبانم یعنی میری ہر آن کی سیر میں ایک نئی کربلا ہے۔ اور سو حسین مرے گریبان میں ہیں اور اعجاز احمدی کے صـ ۶۹ میں تو حد ہی کردی ہے۔ کہتا ہے۔ شَتَّانَ مَا بَيْنِي وَ بَيْنَ حُسَيْنِكُمْ۔ فَاِنِّيْ اُؤَيَّدُ كُلَّ آنٍ وَ اُنْصَرُ وَ اَمَّا حُسَيْنٌ فَاذْكُرُوْا دَشْتَ كَرْبَلَا اِلٰى هٰذِهِ الْاَيَّامِ تَبْكُوْنَ فَانْظُرُوْا۔ یعنی مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے مگر حسین